جلد ۵۳/۱۸ | ۲۶ ہجرت ۱۳۴۳ ہش ۱۴ محرم ۱۳۸۴ھ ۲۶ مئی ۱۹۶۴ء | نمبر ۱۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۵ مئی بوقت ۸ بجے صبح

پرسوں بعد دوپہر حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت بفضلہ تعالےٰ اچھی رہی۔ حضور کل اور پرسوں سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔ نیز حضور نے بعض احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ ان میں سے مسعود احمد صاحب جہلمی بھی تھے جو عرصہ تین سال تک جرمنی میں تبلیغ کرنے کے بعد تشریف لائے تھے۔ نیز کل مکرم مرزا عبد الحق صاحب سرگودہا اور مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب کراچی نے بھی حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر نگران بورڈ کی کارروائی کے متعلق تقریباً ۱۵ منٹ تک ضروری کوائف حضور کی خدمت میں پیش کئے۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صدق نبوت پر آپ کی زندگی سب سے بڑا نشان ہے

اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس وقت تک زندہ رکھا جب تک کہ آپ نے اپنا مفوضہ کام انجام نہ دے دیا

"کسی نبی کو یہ شوکت یہ جلال نہ ملا جو ہمارے نبی کریمؐ کو ملا۔ بکری کو اگر ہر روز گوشت کھلاؤ تو وہ گوشت کھانے سے شیر نہ بن سکے گی۔ شیر کا بچہ ہی شیر ہوگا۔ پس یاد رکھو یہی بات سچ ہے کہ اس نام کا مستحق اور واقعی حقدار ایک تھا جو محمدؐ کہلایا۔ یہ دادِ الٰہی ہے جس کے دل و دماغ میں چاہے یہ قوتیں رکھ دیتی ہے اور خدا خوب جانتا ہے کہ ان قوتوں کا محل اور موقعہ کون ہے۔ ہر ایک کا کام نہیں کہ اس راز کو سمجھ سکے اور ہر ایک کے منہ میں وہ زبان نہیں جو یہ کہہ سکے کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا جب تک روح القدس کی خاص تائید نہ ہو۔ یہ کام نہیں نکل سکتا۔ رسول اللہؐ میں وہ ساری قوتیں اور طاقتیں رکھی گئی تھیں جو محمدؐ بنا دیتی ہیں تاکہ بالقوۃ باتیں بالفعل میں بھی آجاویں اس لئے آپ نے یہ دعوےٰ کیا کہ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء ص ۳)

"آپ اس وقت دنیا میں آئے جب دین اللہ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اور عالمگیر تاریکی پھیلی ہوئی تھی اور گئے اس وقت کہ جبکہ اس نظارہ کو دیکھ لیا کہ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا جب تک اس کو پورا نہ کر لیا نہ تھکے نہ ماندہ ہوئے مخالفوں کی مخالفتیں اعداء کی سازشیں اور منصوبے قتل کرنے کے مشورے قوم کی تکلیفیں آپ کے حوصلہ اور ہمت کے سامنے سب ہیچ اور بیکار تھیں اور کوئی چیز ایسی نہ تھی جو اپنے کام سے ایک لمحہ کے لئے بھی روک سکتی۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کو اس وقت تک زندہ رکھا جب تک کہ آپ نے وہ کام نہ کر لیا جس کے واسطے آئے تھے۔ یہ بھی ایک سِرّ ہے کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آنیوالے جھوٹوں کی طرح نہیں آتے۔ اسی طرح پر آپ کی صدق نبوت پر آپ کی زندگی سب سے بڑا نشان ہے۔ کون ہے جو اس پر نظر کرے۔ آپ کو دنیا میں ایسے وقت پر بھیجا کہ دنیا میں تاریکی چھائی ہوئی تھی اور اس وقت تک زندہ رکھا کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ کی آواز آپ کو نہ آگئی اور فوجوں کی فوجیں اسلام میں داخل ہوتی ہوئیں آپ نے نہ دیکھ لیں۔ غرض اس قسم کی بہت سی وجوہ ہیں جن کی وجہ سے آپ کا نام محمدؐ رکھا گیا۔" (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء ص ۲)

مبلغ جرمنی مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی

بخیریت ربوہ واپس پہنچ گئے

ربوہ ــ مبلغ جرمنی مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی جرمنی میں تین سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۲۳ مئی بروز ہفتہ شام کو چناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ احباب نے باری باری ان سے مصافحہ معانقہ کرکے انہیں پھولوں کے ہار پہنائے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر بھی آپ کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا انہیں مبارک کرے اور بیش از بیش خدمات دین کی توفیق سے نوازے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی تقریر

آج بروز سوموار مورخہ ۲۵ مئی مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار کے زیر اہتمام مسجد گول بازار میں بعد نماز مغرب ایک جلسہ ہو رہا ہے جس میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ تقریر فرمائیں گے۔ احباب مسجد گول بازار میں بعد نماز مغرب تشریف لاکر تقریر سے مستفیض ہوں۔

زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ گول بازار

ربوہ میں جلسہ یوم خلافت

جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۶۴ء بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام اہلیان ربوہ وقت مقررہ پر جلسہ میں شامل ہوں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ مئی ۶۴ء

"خاتم النبیّین" کے معنی

مودودی صاحب کو حکومت نے فساد فی الارض کو ہوا دینے کے الزام میں پابند کر رکھا ہے تاہم بعض "جریدے" مودودی صاحب کی "عالمانہ شان" کو اچھالنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان کے بعض مضامین کو شائع کرتے رہتے ہیں۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تاہم یہ عجیب بات ہے کہ ان کے فینز ( ) بعض ایسے مضامین بھی شائع کر رہے ہیں جو متنازعہ مسائل سے تعلق رکھتے ہیں۔ خاص کر جماعتِ احمدیہ کے تعلق میں ان کے رشحاتِ قلم بڑے طمطراق سے شائع کرتے ہیں۔ اس کی بھی وہی وجہ ہے جو ہم پہلے بیان کرتے رہے ہیں یعنی "مخالفتِ احمدیت" کا جو نسخہ مودودی صاحب نے ۱۹۵۳ء کے فسادات پنجاب کو ہوا دینے سے اجزاریوں جیسے حاذق حکماء سے حاصل کیا تھا اور جس کے استعمال سے آپ کو پھانسی کی سزا کا حکم ہوا تھا اس نسخہ کو یہ لوگ اب بھی تیر بہدف سمجھتے ہیں۔ چنانچہ عمر فاروق ابن مودودی نے اپنے بیان میں اس کو استعمال کیا اور بعض جریدے بھی اس کو استعمال کر رہے ہیں تاکہ مودودی صاحب پر یہ نسخہ اپنا پورا عمل کرے۔

"ایشیا" مورخہ ۵/۲۴ ۱۸ میں مودودی صاحب کا ایک پرانا مضمون جو آپ نے نیو سنٹرل جیل ملتان سے ۵/۲۴ ۶ میں ایک سوال کے جواب میں ختم نبوت کے موضوع پر لکھا تھا شائع کیا گیا ہے۔ جو بنیادی دلیل اس میں دی گئی ہے اس کی حیثیت یہ ہے کہ ایجادِ بندہ ہے۔ اگرچہ ۔ ۔ ۔ کیونکہ ایسی بے نظیر دلیل مولوی محمد حسین بٹالوی سے لے کر مولوی ثناء اللہ تک کے ذہن میں نہیں آ سکی۔

سائل کے الفاظ ہیں

"مسئلہ یہ ہے کہ مرزائی حضرات لفظ "خاتم" کے معنی نفی کمال کے لیتے ہیں نفی جنس کے نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ خاتم کا لفظ کہیں بھی نفی جنس کے ساتھ استعمال نہیں ہوا۔ اگر ہوا ہو تو مثال کے طور پر بتایا جائے ان کا چیلنج ہے کہ جو شخص عربی لغت میں خاتم کے معنی نفی جنس کے دکھا دے اس کو انعام ملے گا۔ نفی کمال کی مثالیں وہ یہ دیتے ہیں کہ مثلاً کسی کو خاتم الاولیاء کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ولایت اسی پر ختم ہو گئی بلکہ حقیقی مطلب یہ ہوتا ہے کہ ولایت کا کمال اسی پر ختم ہوا۔ اقبال کے اس فقرے کو بھی وہ نظیر میں پیش کرتے ہیں:۔

آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے!

اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جہاں آباد میں اس کے بعد کوئی شاعر پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ یہ ہے کہ وہ جہاں آباد کا آخری باکمال شاعر تھا۔ اسی قاعدے پر وہ خاتم النبیین کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالاتِ نبوت ختم ہو گئے نہ یہ کہ خود نبوت ہی ختم ہو گئی۔"

(ایشیا مورخہ ۵/۲۴ ۱۸ صفحہ ۳)

مودودی صاحب اس کے جواب میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت زید رضؓ کی مطلقہ سے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نکاح کا واقعہ بیان کر کے لکھتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو حکم دیا اور آپؐ نے حضرت زینب کو اپنے نکاح میں لے لیا۔ اس پر جیسا کہ اندیشہ تھا اعتراضات اور بہتان طرازی اور افترا پردازی کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا اور خود عوام کے دلوں میں بھی طرح طرح کے وسوسے پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ انہی اعتراضات اور وسوسوں کو دور کرنے کے لئے سورۂ احزاب کے پانچویں رکوع کی آیات ۳۷۔ ۴۰ نازل ہوئیں۔

ان آیات میں پہلے تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ یہ نکاح ہمارے حکم سے ہوا ہے اور اسلئے ہوا ہے کہ مومنوں کے لئے اپنے متبنّیٰ لڑکوں کی بیوہ اور مطلقہ بیویوں سے نکاح کرنے میں کوئی حرج نہ رہے۔ پھر فرماتا ہے کہ ایک نبی کا یہ کام نہیں ہے کہ اللہ کا حکم بجالانے میں وہ کسی کے خوف سے ہچکچائے اس کے بعد اس بحث کو ختم اس بات پر فرماتا ہے کہ:۔

"محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے
باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں
اور خاتم النبیین ہیں۔" (ایضاً)

مودودی صاحب نے یہاں چالاکی یہ کی ہے کہ اعتراضات اور وسوسوں کا ذکر کر دیا ہے مگر یہ نہیں بتایا کہ وہ وسوسے کس قسم کے تھے۔ حالانکہ قرآن کریم میں ان کی طرف اشارے موجود ہیں اور خود اسی واقعہ میں موجود ہیں جیسا کہ خود مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"ختم نبوت کا ذکر سورۂ احزاب میں آیا ہے اس کا پس منظر یہ ہے کہ عرب میں منہ بولے بیٹے کو بالکل حقیقی بیٹے کی حیثیت دیدی گئی تھی۔ وہ حقیقی بیٹے کی طرح میراث پاتا تھا۔ منہ بولے باپ کی بیوی اور بیٹیوں سے اسی طرح خلا ملا رکھتا تھا جس طرح ماں بیٹے اور بھائی بہنوں میں ہوا کرتا ہے اور متبنّیٰ کے مر جانے کے بعد وہ ساری حرمتیں اس کے اور منہ بولے باپ کے درمیان قائم ہو جاتی تھیں۔ جو نسبی رشتے کی بناء پر قائم ہوا کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس رسم کو توڑنا چاہتا تھا۔ اس نے پہلے حکم دیا کہ:۔

"منہ سے کسی کو بیٹا کہہ دینے سے کوئی شخص حقیقی بیٹا نہیں ہو جاتا۔"

(سورۂ احزاب آیت ۴ ۔ ۵) (ایضاً)

اس سے اندازہ لگانا کتنا آسان ہے کہ کفار کے اعتراضات کس قسم کے تھے۔ مودودی صاحب خود ہی ان شدید جذبات کا اظہار فرماتے ہیں جو متبنّیٰ کی حیثیت کے متعلق کفار کے تھے چنانچہ اس شدّت کو بیان کرنے کے لئے مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ ایسی رسم کو توڑنے کے لئے صرف زبانی حکم کافی نہیں تھا بلکہ مثال کی ضرورت تھی۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

"لیکن دلوں میں صدیوں کے رواج کی وجہ سے حرمت کا جو تخیل بیٹھا ہوا تھا وہ آسانی سے نہیں نکل سکتا اس کے لئے ضروری تھا کہ اس رسم کو عملاً توڑ دیا جائے۔ اتفاق سے اسی زمانے میں یہ واقعہ پیش آ گیا کہ حضرت زید رضؓ نے (جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ بولے بیٹے تھے) حضرت زینب کو (جو ان کے نکاح میں تھیں) طلاق دیدی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے محسوس فرمایا کہ یہ موقع ہے اس سخت قسم کی جاہلی رسم کو توڑنے کا۔ جب تک آپ خود اپنے متبنّیٰ کی مطلقہ بیوی سے نکاح نہ کریں گے متبنّیٰ کو حقیقی بیٹے کی طرح سمجھنے کا جاہلی تخیل نہ مٹ سکے گا لیکن آپ یہ بھی جانتے تھے کہ مدینہ کے منافقین اور اطرافِ مدینہ کے یہود اور مکہ کے کفار اس فعل پر ایک طوفانِ عظیم برپا کر دیں گے اور آپؐ کو بدنام کرنے اور اسلام کو رسوا کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اس لئے آپ عملی اقدام کی ضرورت محسوس کرنے کے باوجود ہچکچا رہے تھے۔" (ایضاً)

ان بدیہہ اشاروں سے اعتراضات کی نوعیت معلوم کرنا مشکل نہیں ہے جس کو مودودی صاحب چھپانا چاہتے ہیں حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ اعتراض یہ تھا کہ اگر متبنّیٰ کی حیثیت بیٹے کی نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہؐ کا کوئی بیٹا ہی موجود نہیں رہا اور وہ نعوذ باللہ "ابتر" ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی ایک دوسری جگہ اس طرف ہی اشارہ کیا ہے کہ

انّا اعطینٰک الکوثر
فصلّ لربّک وانحر
انّ شانئک ھو الابتر

ہم نے تو آپ کو کوثر (یعنی کثرتِ اولاد) عطا کی ہے اللہ تعالیٰ کی عبادت کر اور قربانی دے۔ تیرا دشمن ہی "ابتر" ہے۔

یہ اعتراض تھا جس کی تردید یہ الفاظ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے فرمائی کہ:۔

محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی
کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ
کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا واقعی کوئی بیٹا نہیں ہے بلکہ زید رضؓ بھی اس کا بیٹا نہیں ہے اس لئے اگر آپؐ نے اس کی مطلقہ سے نکاح کر لیا ہے تو اس میں کوئی برائی نہیں ہے۔ مگر تمہارا یہ اعتراض کہ اگر زید رضؓ بھی بیٹا نہیں رہا اور نعوذ باللہ آپ "ابتر" ہیں یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ہم نے بوجہ رسول اللہ اور خاتم النبیین ہونے کے ان کو "کوثر" عطا کیا ہے۔

مودودی صاحب آیہ کریمہ متذکرہ لکھ کر فرماتے ہیں:۔

"اس موقعہ پر یہ فقرہ جو ارشاد فرمایا گیا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ معترضین کے جواب میں تین دلائل دینا چاہتا ہے:

اوّل یہ کہ یہ نکاح بجائے خود قابلِ اعتراض نہیں ہے کیونکہ جس شخص کی مطلقہ بیوی سے نکاح کیا گیا ہے وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا واقعی بیٹا نہ تھا اور آپ اس کے حقیقی باپ نہ تھے۔

دوم یہ کہ یہ نکاح محض جائز ہی نہیں ہے بلکہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اس جائز کام کو کرنا ضروری بھی تھا کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور رسول کو لازم ہے کہ وہ خدا کے قانون کو عملاً جاری کرے اور جو چیزیں بے جا رسم کے طور پر حرام کر دی گئی ہیں ان کی حرمت توڑ دے۔

سوم یہ کہ یہ کام اس لئے اور بھی زیادہ ضروری تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم محض نبی ہی نہیں ہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔

اگر اب آپؐ کے ہاتھوں یہ جاہلانہ رسم نہ ٹوٹی تو پھر قیامت تک نہ ٹوٹ سکے گی۔ آپؐ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں ہے کہ جو کسر آپ سے چھوٹ جائے اسے وہ آ کر پورا کر دے۔ لہٰذا تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ کام جائز ہی سہی مگر اس کا کرنا کیا ضرور تھا۔

اب آپ خود دیکھ لیجئے کہ اس سلسلۂ بیان میں ختم کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ اگر اسے نفی کمال کے معنی میں لیا جائے تو یہاں یہ لفظ بالکل ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ موقع و محل صاف تقاضا کر رہا ہے کہ یہاں اس کے معنی سلسلۂ نبوت کے قطعی انقطاع ہی کے ہونے چاہئیں۔" (ایضاً)

اگر مودودی صاحب سے پوچھا جائے کہ

ما کان محمّدٌ ابا احدٍ
من رجالکم ولٰکن رسول اللّٰہ
وخاتم النبیین۔

میں یہاں لفظ لٰکن کیوں آیا ہے اور اس کا کیا عمل ہے تو معلوم نہیں وہ کیا جواب دیں۔ تاہم اہل علم حضرات جانتے ہیں کہ 'لٰکن' کا لفظ استدراک کے لئے آیا کرتا ہے۔ یعنی جب پہلے بیان سے کوئی غلط فہمی ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اس کا تدارک کیا جاتا ہے یہاں جب یہ کہا گیا تھا کہ "محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں" تو کفار کہہ سکتے تھے کہ اچھا اگر آپ کسی مرد کے باپ نہیں تو آپ نعوذ باللہ "ابتر" ہوئے۔ اس وسوسہ کو دور کرنے کے لئے کہا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ

(باقی صا پر)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء — حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یوم وصال

حاضر الوقت احباب پر غم و اندوہ کی کیفیت کا مختصر ذکر

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب

وہ بچے جن کا باپ ان سے بہت محبت کرنے والا ہو اور وہ خوشحالی کی زندگی بسر کر رہے ہوں ان کا مکان عافیت کا قلعہ بنا ہوا ہو۔ اگر ان کا باپ اچانک فوت ہو جائے تو جو رنج و محن ان بچوں کو پہونچے گا اس سے کچھ اندازہ اس غم و اندوہ کا ہو سکتا ہے جو کہ احباب جماعت احمدیہ کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اپنے باپ سے زیادہ محبت کرنے والے روحانی آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اچانک وفات پا جانے سے ہوا تھا۔

احباب جماعت رسالہ الوصیۃ میں پڑھ چکے تھے کہ حضور کی وفات کا زمانہ قریب ہے اور وفات سے دو ہفتے قبل ہی الرحیل ثم الرحیل ان اللہ یحمل کل حمل یعنی کوچ پھر کوچ۔ اللہ تعالے تمام بوجھ اٹھائے گا کا الہام ہو چکا تھا۔ وفات سے صرف نو دن پہلے یہ الہام ہو چکا تھا کہ

مکن تکیہ بر عمر ناپائدار

یعنی ناپائدار عمر پہ بھروسہ نہ کر۔ پھر وفات سے صرف چھ روز پہلے یہ الہام ہوا کہ

الرحیل ثم الرحیل والموت قریب۔

کہ اب کوچ کا وقت آ گیا ہے ہاں کوچ کا وقت آ گیا ہے اور موت قریب ہے۔ باوجود اس کے کہ احباب ان الہامات کو سن چکے تھے مگر کسی کے واہمہ میں بھی یہ بات نہ تھی کہ واقعی حضور اتنی جلد فوت ہو جائیں گے۔

وہ خوش بختی جو جماعت احمدیہ لاہور کو نصیب تھی اور وہ جشن ہائے مسرت جو روز و شب احباب لاہور کو حاصل تھے۔ ان کی پوری کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

بہت سے احباب کو حضور کی قیام گاہ پر حاضر ہو کر حضور کے کلمات طیبات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقعہ ملتا تھا۔ خاکسار کو بھی خدا کے فضل سے یہ موقعہ حاصل ہوا۔ مجھے حضور کی زیارت سے اپنے والد مرحوم اور والدہ مرحومہ کی قریب قریب وقت کی وفات کے صدمات بھول گئے۔ لیکن مجھے کیا معلوم تھا کہ پہلے صدموں سے بھی زیادہ صدمہ پہونچنے والا ہے۔

میں ۲۵ مئی کو شام کے وقت حضور کی جائے رہائش پر پہنچا اس وقت دیکھا کہ حضور اندرون خانہ سے باہر تشریف لائے۔ اور سبک رفتاری سے چلتے ہوئے اور مکان کے سامنے کے چند زینوں پر سے اترتے ہوئے بگھی پر سوار ہو گئے اور سیر کے لئے روانہ ہو گئے۔ حضور کی معیت میں گاڑی کے اندر علاوہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے بعض صاحبزادگان اور شاید بعض صاحبزادیاں بھی تھیں۔ اور گاڑی کے باہر کوچوان کے پاس میاں شادی خان صاحب سیالکوٹی اور پیچھے پائیدان پر حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی تھے۔

بگھی کے روانہ ہو چکنے پر خاکسار اپنی جائے رہائش پر چلا گیا۔ اور اگلے روز پھر حاضر خدمت ہونے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن جب اگلا روز یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا دن آیا۔ تو اس وقت جبکہ میں میڈیکل سکول سے اپنے مکان پر قریباً ۱۱ بجے پہنچا تو میرے کان میں آواز پڑی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وفات پا گئے ہیں۔ میں اپنی کتابیں کمرہ میں پھینکتے ہی احمدیہ بلڈنگز کی طرف دوڑ پڑا اور دل میں آرزو لئے تیز رفتاری سے چلا جا رہا تھا کہ خدا کرے کہ یہ خبر غلط ہو۔ لیکن جب میرا گزر موچی دروازہ میں سے ہوا تو اس بازار کے لوگوں کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کا تمسخر کے رنگ میں ذکر کان میں پڑا۔ تاہم دل پھر اس خبر کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ ڈاکٹر سید حسین شاہ صاحب مرحوم کے مکان پر جا نگاہی کے ساتھ پہونچ گیا اور وہاں کا منظر دیکھتے ہی بغیر دریافت کئے یقین آ گیا کہ حضور کی وفات ہو گئی کیونکہ جو چند احباب باہر برآمدہ یا مکان کے سامنے نظر آئے ان کے چہروں سے ان کا غم نمایاں طور پر نظر آ رہا تھا۔ اور جشن مسرت انتہائی اداسی میں تبدیل ہوتے ہوئے نظر آ رہا تھا۔ کوئی نہ تھا جو بات کرتا۔ ساری دنیا سب تصویر بے جان کی طرح نظر آ رہے تھے۔ میں اس حالت کو دیکھتے ہوئے انتہائی صدمہ کا شکار ہو گیا۔ اور کچھ سکت باقی نہ رہی کہ کسی سے واقعہ موت کی تفصیل دریافت کر سکوں۔

عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ جب کسی مکان میں کوئی وفات ہو جاتی ہے تو بعض سمجھدار اہل خانہ یا اہل محلہ لوگوں کے بیٹھنے کے لئے مناسب انتظام کر دیتے ہیں۔ لیکن اس موقعہ پر کسی کو بھی اس کا خیال نہ آ رہا تھا ہر ایک انتہائی کرب میں مبتلا تھا۔ کوئی ایک دوسرے سے بات کرتا نظر نہ آتا تھا۔ بات کرنا تو دور کی بات ہے کوئی کھل کر رونے اور آنسو بہانے کی سکت بھی نہ رکھتا تھا۔ میں کھڑے ہو کر لوگوں کو دیکھتا رہا۔ اور کبھی تھک کر زمین پر بیٹھ جاتا۔ اپنے اس انتہائی غم کی حالت کی وجہ سے میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ خدا جانے حضرت مولوی نورالدین صاحب کا کیا حال ہوگا۔ لیکن وہ اندر کسی کمرہ میں تھے اور مجھ میں اندر جانے کی سکت نہ تھی۔ اس لئے حضرت مولوی صاحب رض کی حالت کو دیکھ نہ پایا مگر تصور نے ایک نقشہ سامنے لا دیا کہ وہ بھی تصویر بے جان کی طرح کسی جگہ سر جھکائے خاموش بیٹھے ہونگے۔ چنانچہ بعد میں سننے میں بھی ایسا ہی آیا۔ اس حالت میں میرے دل میں خیال آیا کہ میں اپنی جماعت پٹیالہ کو اس واقعہ کی اطلاع دے دوں۔ چنانچہ میں نے حضرت شیخ کرم الٰہی صاحب رضی اللہ تعالے عنہ کو تار دینے کا ارادہ کیا۔ اور تار لکھنے لگا۔ لیکن میرے دل نے Died کا لفظ قبول نہ کیا کہ میں یہ لفظ خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کی نسبت اپنے قلم سے لکھوں۔ آخر میں نے یہ لفظ لکھے۔

Hazrat Sahib left this world today

اس تار کے بعد میرے ذہن میں جسد مبارک کے ساتھ قادیان جانے کا ارادہ پیدا ہوا۔ اور میں نے اپنے پاس موجود خرچ کا جائزہ لیا کہ کرایہ کے اخراجات نکل سکتے ہیں۔ سو عقلی لحاظ سے اخراجات موجود نہ تھے مگر عاشقانہ جذبہ نے مجھے بہرصورت قادیان جانے پر مجبور کر دیا اور میری اس روک کو بھی بالائے طاق رکھ دیا کہ بغیر رخصت لئے کالج سے غیر حاضر ہونا درست نہیں۔ اس وقت یہ خیال ہی نہ رہا کہ میں لاہور میں تعلیم کے لئے ٹھہرا ہوں۔ میری بھوک و پیاس دونوں مفقود تھے میں نے صرف رات کے وقت کھانا کھایا ہوا تھا۔ اور صبح کے وقت کچھ بھی زبان پر نہ رکھا تھا دوپہر کے کھانے سے قبل وفات کی خبر مل گئی تھی۔ جس نے سب خواہشیں ختم کر دیں۔ کھانا تو درکنار پانی پینا بھی یاد نہیں۔

غرض نہایت تلخی سے وقت گذر رہا تھا کیونکہ خوشی کا منظر انتہائی غمی کے منظر میں بدل گیا تھا۔ ہمیں یہ دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا کہ شہر لاہور کے شرفاء میں سے کوئی غم خواری کے لئے آتا۔ ہاں مخالفین کا مظاہرہ ہمیں ضرور دیکھنا نصیب ہوا۔ جو تا ایں دم بھلائے نہیں بھلایا جا سکتا۔ انہوں نے مصنوعی جنازہ اٹھایا ہوا تھا۔ اور طرح طرح کے آوازے کس رہے تھے۔ یہ ایک ایسا منظر تھا کہ جس سے انسانیت دنیا سے مفقود ہوتی ہوئی نظر آنے لگی۔ اس دلخراش منظر نے ہماری زندگی کو اور بھی تلخ کر دیا۔

آخر وہ وقت آ گیا جبکہ حضور علیہ السلام کی میت مبارک اوپر کی منزل سے ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان کے نچلے حصہ میں لائی گئی۔ اور ساڑھے تین بجے کے قریب حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالے عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور پھر کندھوں پر ریلوے سٹیشن پر لے جا کر ٹرین کی مخصوص بوگی میں رکھی گئی۔ گاڑی ساڑھے پانچ بجے کے قریب لاہور سے روانہ ہو کر ۹ بجے کے قریب بٹالہ پہونچی۔ تب تابوت بوگی میں سے نکال کر کھلی جگہ میں رکھا گیا۔ اور احباب بھی وہیں نزدیک زمین پر بیٹھ گئے قریب ۳ بجے میت قادیان کے لئے چارپائی پر اٹھائی۔ چارپائی کے ساتھ دو لمبے لمبے بانس باندھ دیئے گئے۔ اس طرح پر بیک وقت بہت سے اشخاص کے کندھا دینے کا انتظام ہو گیا تھا۔ گیارہ میل تک میت کاندھوں پر اٹھائے ہوئے ساڑھے آٹھ بجے کے قریب قادیان پہونچے۔ میں اللہ تعالے کا شکر کرتا ہوں کہ مجھے بھی دو دفعہ کندھا دینے کا موقعہ مل گیا۔

میت کے قادیان پہونچنے پر اسے مقبرہ بہشتی والے مکان میں رکھا گیا اور اہل قادیان آخری زیارت کے لئے آنے لگے۔ زیارت کا سلسلہ کئی گھنٹہ جاری رہا۔ میں تو یہاں بھی کسی کا واقف نہ تھا باغ کے درختوں کے نیچے بیٹھ کر وقت گزارتا رہا۔ ہاں یہ خیال ضرور آتا تھا کہ خدا تعالے ہماری سرپرستی کے سامان کرے۔ چنانچہ ایک دو بجے کے قریب چند اصحاب کو حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جاتے ہوئے دیکھا۔ ان میں خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم پیش پیش تھے۔ میں ان کے ساتھ اندر

تھا کہ کیا کہا اور کیا سنا لیکن کچھ قیل و قال کے بعد حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ ایک درخت کے نیچے کھڑے ہوئے اور فرمانے لگے کہ احباب سن لیں کہ بعض احباب مجھ بوڑھے پر خلافت کا بوجھ لاد رہے ہیں جس کے لائق میں اپنے آپ کو نہیں پاتا میں تو اپنے سے زیادہ لائق خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کئی افراد کو سمجھتا ہوں جیسے میاں محمود۔ نواب محمد علی صاحب اور میر ناصر نواب صاحب۔ چونکہ احباب نے اصرار کیا ہے کہ میں بیعت خلافت لوں لہذا میں سلسلہ کی خاطر اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں اور آپ سے بھی کہتا ہوں کہ میرے مطیع و فرمانبردار رہنا۔ وغیرہ۔

اس کے بعد آپ نے بیعت خلافت لی اور پھر نماز جنازہ پڑھائی۔ اس وقت جو رقت طاری تھی اس کی کیفیت لفظوں میں بیان نہیں ہو سکتی۔ بعد نماز جنازہ میت مبارک کو سپرد خاک کر دیا گیا اور سب لوگ اندرون قصبہ کو نماز مغرب سے تھوڑا قبل لوٹے تب میں نے ۴۸ گھنٹے کے بعد کچھ کھانا کھایا اور نماز عشاء کے بعد مہمان خانہ میں لیٹ گیا اگلے روز لاہور کو واپس جانا تھا مگر دل جانے کو نہ چاہتا تھا اس کا ذکر میں نے قادیان میں ایک واقف شخص ماسٹر عبدالعزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تو انہوں نے مجھے سمجھایا کہ اول تعلیم پوری کر کے خدمت دین کے لائق بن جائیں پھر بھی خدمت کا موقعہ مل سکتا ہے ان کے اس مشورہ پر عمل کرتے ہوئے لاہور چلا گیا لیکن صدمہ لگاتار چلتا رہا آخر خدا تعالیٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت رؤیا کے ذریعہ کرادی وفات سے دس پندرہ روز بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک جگہ کھڑا ہوا ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس جگہ تشریف لائے ہیں اور حضور نے شفقت فرماتے ہوئے اپنے پاؤں کی جوتی مجھے پہننے کو دیدی جو میں نے پہنی اور میری جوتی لے کر خود پہن لی۔ اس رؤیا کے بعد کچھ غم کم ہو گیا اور میں تعلیم کی مشقت برداشت کرنے کے قابل ہو گیا۔

خاکسار
حشمت اللہ

قارئین تشحیذ الاذہان کیلئے خوشخبری

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام شائع ہونے والا رسالہ "تشحیذ الاذہان" خدا تعالیٰ کے فضل سے انتہائی سرعت کے ساتھ ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ بچے۔ بوڑھے اور جوان سب اس میں یکساں دلچسپی لے رہے ہیں۔ بچوں کی دلچسپی اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ اکثر بچے مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس کے صفحات کی تعداد ۴۰ کر دی جائے۔ بچوں کی اس دلچسپی کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس اعلان کے بعد رسالہ کے خریداران کی تعداد میں جونہی ۳۰۰ کا اضافہ ہو جائے گا رسالہ کے صفحات بڑھا کر ۴۸ کر دئے جائیں گے۔ جو تشحیذی بچے خواہشمند ہیں کہ صفحات کی تعداد بڑھا دی جائے ان کے لئے یہ زریں موقع ہے کہ اس رسالہ کی خریداری بڑھانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور کوشش کریں کہ خریداری تین سو کی تعداد میں جلد بڑھ جائے۔

خاکسار جملہ قائدین مجالس اور بزرگان جماعت سے بھی پُرزور اپیل کرتا ہے کہ بچوں کی تربیت کے پیش نظر واحد جماعتی رسالہ تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے۔ اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔

آپ الفضل ایسے دینی اخبار کے خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔ (مینیجر الفضل)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ غیر از جماعت احباب کو پڑھنے کے لئے دے۔ (مینیجر)

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

اور خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے باپ ہیں۔ سوال ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ جو کہہ دیا گیا تھا تو پھر خاتم النبیین کیوں کہا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں ایک اور وسوسہ پیدا ہو سکتا تھا جس کو دور کرنا ضروری تھا اور وہ یہ تھا کہ عموماً یہ خیال کیا جاتا تھا کہ نبی کی نسل سے ہی نبی ہو سکتا تھا۔ اس وسوسہ کی بنیاد یہ تھی کہ عربوں اور یہودیوں کے نزدیک بھی ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل میں سے انبیاء علیہم السلام پیدا ہوتے رہے ہیں چنانچہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی سیدنا حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے تھے۔ آپ کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ ہی قریش کے جد امجد تھے۔ یہ وسوسہ ڈالا جا سکتا تھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی اولاد نرینہ نہیں تو اب آپ کی نسل سے کوئی مرد ہی نہیں ہوگا اور نہ کوئی نبی ہوگا۔ اس لئے فرمایا گیا کہ آپ صرف رسول اللہ ہونے کی حیثیت سے باپ نہیں ہیں بلکہ خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے بھی باپ ہیں۔ یعنی اب صرف آپ کی امت سے کوئی انسان آپ کی نبوت کا عکس بن کر آ سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں آپ کی شان اتنی ارفع ہے کہ آپ کی مہر کے بغیر کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا چونکہ اکملت لکم دینکم کی رو سے شریعت کا اکمال ہو چکا ہے اب کسی بلاواسطہ اور تشریعی نبی کی ضرورت ہی نہیں۔ البتہ آپ کو یہ شرف دیا گیا ہے کہ اب الٰہی فیوض آپ ہی کے دروازہ سے تقسیم ہوں گے۔ کوئی انسان جو آپ کی امت کا نہ ہوگا اس کو نبوت کا درجہ نہیں دیا جائے گا۔ اور وہ بھی اس لئے کہ آپ ہی کے کمالات نبوت کی دنیا میں اشاعت کرے۔ یعنی آپ نہ صرف بطور رسول اللہ کے ابو العباد اللہ ہیں بلکہ بطور خاتم النبیین کے ابوالانبیاء بھی ہیں۔ اس لئے آپ کو کسی صلبی بیٹے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔

مودودی صاحب فرماتے ہیں:۔

"پس حضورؐ کو خاتم النبیین کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کا سلسلہ مکمل کر کے آپؐ کو اس پر مہر کے طور پر نصب کر دیا ہے۔ اب اس سلسلے میں کوئی نیا نبی داخل نہیں ہو سکتا۔" (ایضاً)

گویا جس طرح خود مودودی صاحب نیوسنٹرل جیل میں بند تھے اسی طرح نبوت بھی بند کر دی گئی ہے اللہ اللہ۔

مودودی صاحب اپنی سہ گونہ دلائل تشریح پیش کر کے فرماتے ہیں:۔

اگر اسے نفی کمال کے معنی میں لیا جائے تو یہاں یہ لفظ (خاتم النبیین۔ ناقل) بالکل ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔

مثال کے طور پر فرض کیجئے کہ مودودی صاحب کا یہ کہنا ٹھیک ہے کہ:۔

"یہ کہ یہ کام اس لئے اور بھی زیادہ ضروری تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم محض نبی ہی نہیں ہیں بلکہ آخری نبی ہیں۔

اگر اب آپؐ کے ہاتھوں یہ جاہلانہ رسم نہ ٹوٹی تو پھر قیامت تک نہ ٹوٹ سکے گی۔ آپؐ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں ہے کہ جو کسر آپؐ سے چھوٹ جائے اسے وہ آکر پورا کر دے۔ لہٰذا تم یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ کام جائز ہی سہی مگر اس کا کرنا کیا ضرور تھا۔" (ایضاً)

تو بتایا جائے کہ اگر خاتم النبیین کے معنی نفی کمال کے لئے جائیں تو اس صورت میں بھی خاتم النبیین کا لفظ کس طرح بے معنی ہو جاتا ہے؟ جب نبوت کا اکمال آپ پر ہو چکا ہے اور آپ کی مہر کے بغیر کوئی نبی نہیں آ سکتا تو ظاہر ہے کہ کوئی بعد میں آنے والا نبی کس طرح اس رسم کو توڑ سکتا تھا جب تک کہ آپ کے ہاتھ سے نہ پہلے ٹوٹی ہوتی۔ کیونکہ بعد میں آنے والا نبی تو آپ کی شریعت میں ایک شوشہ کا بھی اضافہ نہیں کر سکتا۔ اس لئے اگر خاتم النبیین کو نفی کمال بھی مان لیا جائے تو اس صورت میں بھی مودودی صاحب کی مغالطہ انگیز دلیل اگر وہ دیگر وجوہات کی وجہ سے محض طفلانہ نہ ہوتی قائم رہ سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کی یہ دلیل ہی طفلانہ ہے سیدھا سوال یہ ہے کہ کیا سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صرف ایک متبنّیٰ کی ہی جاہلانہ رسم توڑی تھی۔ آپؐ نے تو سینکڑوں ایسی رسوم توڑی تھیں مثلاً لڑکیوں کو زندہ گاڑ دینے کی رسم تو اس سے بھی زیادہ خطرناک تھی۔ سوال یہ ہے کہ باقی رسوم کے توڑنے کے لئے خاتم النبیین کی دلیل کیوں نہیں دی گئی؟ سیاق و سباق میں وہ کونسا قرینہ ہے جو اس دلیل کا مطالبہ کرتا ہے اور پھر ایسے الفاظ میں جس کے کئی معنی ہو سکتے ہیں۔ اگر صاف لفظوں میں یہ کہا جاتا کہ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا تو پھر بھی کوئی بات تھی۔ پھر کیا خاتم النبیین کا عظیم الشان خطاب محض ایک متبنّیٰ کی ایک معمولی رسم توڑنے کے لئے دیا گیا تھا۔ کچھ تو خدا کا خوف چاہیئے۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کہ کوئی افسر دفتر سے جا رہا ہو تو اہل مد اکڑ کر کاغذ پیش کر دے کہ آپ تشریف لے جا رہے ہیں لگے ہاتھوں اس پر بھی دستخط کرتے جائیں۔

دگر دانائے راز آید کہ ناید

اگر مودودی صاحب کے نزدیک خاتم النبیین کے عظیم الشان الفاظ کا یہی استعمال اللہ تعالےٰ کے پاس رہ گیا تھا تو ایسی علمیت پر کوئی جس قدر روئے تھوڑا ہے +

الفضل میں اشتہار دینا
کلید کامیابی ہے!

"آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو" —

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے وصال پر ایک اخبار کا بیان

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر ربوہ)

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم وصال ہے۔ یہ دن غیر معمولی طور پر ایک عجیب کیفیت پیدا کرتا ہے کیونکہ یہ دن اس امام الزمان کی وفات کا ہے جس کے متعلق سرور کائنات فخر موجودات حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

کیف تھلك امتی انا
فی اولھا والمسیح
فی آخرھا۔

یعنی امت اسلامیہ کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جب کہ اس کے آغاز میں خود میں ہوں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہوں گے۔

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کارہائے نمایاں اور خدمات جلیلہ کی طرف واضح اشارہ ہے جو حفاظت اسلام۔ اشاعت اسلام اور احیائے اسلام کے لئے مسیح موعود نے کرنے تھے۔ آپ کی سیرت کا ہر پہلو خاص جاذبیت کا حامل ہے اور اپنی ذات میں وہ آپ کا زندہ جاوید کارنامہ ہے جس کا براہ راست تعلق اعلاء کلمۃ اللہ۔ احیاء اسلام۔ عشق قرآن اور عشق رسول سے ہے۔ آپ کے ملفوظات اور فرمودات میں ایسی روحانی کشش ہے۔ جو مقناطیسی اثر لئے ہوتے ہے۔ آپ کی غیرت اسلامی نے ہر اس تحریک کا مقابلہ کیا جس کا مقصد اسلام اور بانی اسلام پر حملہ کرنا تھا۔ آپ کی تبحر علمی ان عظیم الشان تالیفات سے عیاں ہے۔ جن میں آپ نے عیسائیت کے طوفان مواج کا مقابلہ کیا اور عیسائیت کے طلسم کو پاش پاش کر دیا۔ کفارہ۔ الوہیت مسیح اور صلیب جیسے مسائل کو فکری اور تحقیقاتی رنگ میں بیان فرما کر ان کی تردید فرمائی۔ قبر مسیح کی علمی۔ تاریخی۔ عقلی اور نقلی دلائل سے ایسی نشاندہی فرمائی کہ آج اہل علم و قلم اس تحقیق کی داد دے رہے ہیں اور ایک طبقہ اس تحقیق کے سامنے سر تسلیم خم کر چکا ہے جملہ مذاہب عالم کا موازنہ کر کے آپ نے مذہب اسلام کو افضل۔ اکمل اور برتر ثابت فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی معرکۃ الآراء تصنیف "آئینہ کمالات اسلام" کے ساتھ ایک اشتہار بنام جملہ پادری صاحبان و ہندو صاحبان و سکھ صاحبان و آریہ صاحبان و دہریہ صاحبان کے عنوان سے شائع فرمایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے اور اس دعوت کی اشاعت کثرت سے فرمائی۔ حضور نے ایک نظم بھی اس کتاب میں شائع فرمائی جس میں آپ فرماتے ہیں :-

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے
کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے
ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اللہ اکبر! کیسی تڑپ ہے اور کیا درد ہے! یہی وہ روح تھی جس کی بدولت کہ آپ نے جملہ مذاہب عالم کے خلاف قلمی جہاد کر کے اسلام کا افضل و اکمل مذہب ہونا ثابت کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی وفات پر علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ نے اعتراف کرتے ہوئے تحریر کیا۔

بے شک مرحوم اسلام کا ایک
بہت بڑا پہلوان تھا"

حضور نے سکھ مذہب کے بانی حضرت باوا نانک کے متعلق علمی اور تاریخی ریسرچ سے بدلائل ثابت فرمایا کہ وہ مسلمان اور موحد تھے اور خود بنفس نفیس ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے اور وہ چولہ دیکھا جو حضرت باوا نانک زیب تن فرمایا کرتے تھے اس سفر سے واپسی پر آپ نے ایک کتاب "ست بچن" تحریر فرمائی۔ جس میں آپ نے چولہ کا فوٹو دے کر اور جنم ساکھیوں کے مختلف حوالجات سے ثابت فرمایا کہ حضرت باوا نانک صاحب پکے مسلمان اور موحد تھے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وسعت علمی کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ آپ نے جن مذہبی مسائل پر قلم اٹھایا ہے۔ ان پر سیر حاصل بحث کی ہے۔ توحید ہستی باری تعالےٰ۔ اخوت ملائکۃ اللہ تقدیر وغیرہا امور پر آپ نے اپنی تصنیفات میں اس قدر ذخیرہ مہیا کر دیا ہے کہ اس کے مالہ وما علیہ پر مکمل روشنی ڈالدی ہے

یہ امر سب پر عیاں ہے کہ آپ نے مذاہب عالم کے جلسہ منعقدہ ۱۸۹۶ء پر جو لیکچر تحریر فرمایا وہ تمام مضامین سے غالب رہا اور اس وقت کی کمیٹی نے تحریر کیا :-

WAS LISTENED
TO WITH RAPT
ATTENTION.

یعنی آپ کا لیکچر غیر معمولی توجہ سے سنا گیا"!

تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں بانی احمدیت کے کارہائے نمایاں گنوانے کے لئے یہی امر کافی ہے کہ آپ نے ایک فعال جماعت کی بنیاد رکھی جس نے آج اپنا تن من دھن خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیا ہے۔ ہر فرزند احمدیت خدمت اسلام کے لئے ہر وقت کمربستہ ہے اور آج ڈاکٹر بلی گراہم جیسے مشہور پادری جن پر عیسائیوں کو ناز ہے وہ عیسائیت کے زوال کی پیشگوئی کر چکا ہے۔ مخالفین پر بانی احمدیت کے علم کلام آپ کی تالیفات اور پر اثر تحریرات کا سکہ ایسا بیٹھا ہے کہ اخبار کرزن گزٹ کے ایڈیٹر مرزا حیرت دہلوی رقم طراز ہیں

وہ مرحوم کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں کی ہیں وہ واقعی ہی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں اس نے مناظرہ کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلے میں زبان کھولتا۔ جو بے نظیر کتابیں آریوں اور عیسائیوں کے مذہب کے رد میں لکھی گئی ہیں اور جیسے دندان شکن جواب مخالفین اسلام کو دیئے گئے آج تک معقولیت سے ان کا جواب الجواب ہم نے تو نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ آریہ نہایت بدتہذیبی سے اسلام یا بانیان اسلام کو گالیاں دیں۔ کوئی معقول جواب نہ اب تک دیا اور نہ دے سکتا ہے۔ اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ سارے ہندوستان میں اس قوت کا لکھنے والا نہیں۔ ایک پر جذبہ اور قوی الشخصیت انبار اس کے دماغ میں حرارت تھا اور جب وہ لکھنے بیٹھتا تو جچے تلے الفاظ کی ایسی آمد ہوتی تھی کہ بیان سے باہر ہے"

یہ وہ اعتراف ہے جو حضور کی وفات پر غیروں نے کیا۔ ان الفاظ کی بازگشت آج فضائے عالم پر چکر لگا رہی ہے اور فتح نصیب جرنیل اسلام کے متعلق جو ارشادات حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ۔

کیف تھلك امتی
انا فی اولھا والمسیح
فی آخرھا۔

وہ لفظ بلفظ پورا ہوا۔ آج مشرق و مغرب میں فرزندان احمدیت آپ کی ہدایات کی روشنی میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور اسلام کی منادی کی جا رہی ہے اور وہ دن دور نہیں جب کہ اغیار

ان الدین عند اللہ
الاسلام۔

کا اعتراف کرنے لگیں۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے اور سب کچھ ہوگا۔

بشوید اے مردگان من زندہ ام
اے شبان تیرہ من تابندہ ام

❁

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کیلئے ایک خادم مسجد کی ضرورت

جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کو ایک خادم مسجد کی ضرورت ہے اس کی عمر ۴۰ - ۵۰ سال سے زیادہ نہ ہو لکھنا پڑھنا جانتا ہو۔ سائیکل چلانا جانتا ہو۔ مخلص احمدی اور خدمت دین کا جوش رکھنے والا ہو تنخواہ -/۷۵ روپے ماہوار ہو گی۔ رہائش کا انتظام اس کے اپنے ذمہ ہوگا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواست مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق کے ساتھ مجھے جلد بھیج دیں

نذیر احمد باجوہ ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری
جماعت احمدیہ۔ ایبٹ روڈ۔ سیالکوٹ شہر۔

درخواست دعا

میرا بیٹا محمود احمد اسسٹنٹ انجینیر ریلوے کچھ عرصہ سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار رہتا ہے۔

سب بھائی اور بہنوں کی خدمت میں عرض ہے کہ شافی مطلق کی بارگاہ میں میرے بیٹے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور مجھے ممنون فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسارہ عزیز بیگم والدہ محمود احمد۔ سلطان پورہ لاہور۔

فہرست چندہ دہندگان برائے علاج نادار مریضاں فضل عمر ہسپتال ربوہ

(از ۶۲-۳-۱ تا ۶۲-۴-۱۳)

(۴)

- چوہدری مقصود احمد صاحب قیام پور ۵/۰۰
- حکیم احمد علی صاحب بہاولپور ۳/-
- محمد صدیق صاحب گھمن دارالقبولہ ضلع منٹگمری ۱۰/-
- بیگم صاحبہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ۱۰/-
- بذریعہ صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب ربوہ ۲۰/-
- ڈاکٹر جلال دین صاحب کراچی از ڈاکٹر
- تنویر اسلام صاحبہ بنت خود ۱۰/-
- رفیعہ اختر صاحبہ اہلیہ بشارت احمد صاحب کوٹ کرم بخش ۵/-
- بنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی بذریعہ صاحبہ منزہ ادیب
- صدر لجنہ ۲۳/-
- سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ مختار نبی صاحب
- از لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ ۲۰/-
- ناصر احمد صاحب اوکاڑہ ۵/-
- بیگم صاحبہ سیف اللہ صاحب لاہور ۱۰/-
- منیف الرحمٰن صاحب حفیظ لندن ۵/-
- حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب سنوری لاہور ۵/-
- صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ نسیم الدین صاحب دو ۵/-
- حافظ عبدالجلیل خان صاحب لاہور ۱/-
- کرامت احمد صاحب ڈسپنسر فضل عمر ہسپتال ربوہ ۱/-
- ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ صاحب
- پشاور یونیورسٹی ۲۰/-
- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب لاہور ۱/-
- غلام رسول صاحب [illegible] ۵/-
- نور احمد خان صاحب حلقہ سول لائن لاہور ۱/۵۰
- مجلس خدام الاحمدیہ سرگودھا ۳۰/-
- جرمن مشن بذریعہ وکالت تبشیر ربوہ ۲۵/-
- حکیم مختار احمد صاحب طب جدید شاہدرہ ۱۰/-
- میاں نذیر محمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ ۴/-
- محمد رمضان صاحب فیکٹری ایریا ربوہ از جماعت ۶/۱۱
- چوہدری شفیق احمد صاحب اسماعیلہ گجرات ۵/-
- جماعت احمدیہ ایبٹ آباد ۵/-
- شریفہ بی بی صاحبہ شیخوپورہ ۴/-
- ملک خدا بخش صاحب پاکپتن ۵/-
- ملک محمود احمد صاحب از جماعت حیدرآباد ۱۰/-
- عبدالسمیع صاحب از جماعت کنری ۶۳/۳۱
- محمود عالم صاحب اوہڑی سیمنٹ ورکس ۲/-
- عبدالحمید صاحب صدر حلقہ مزنگ لاہور ۳/۸۰
- محمد عبدالقدیر صاحب قاضی احمد ۵/-
- جماعت سرگودھا ۱/-
- جماعت احمدیہ منٹگمری ۹/-
- سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ ۱۰/-
- عبدالوحید صاحب پراچہ ربوہ ۱۰/-
- ڈاکٹر شریف احمد صاحب چنیوٹ ۱۰/-
- منیر احمد صاحب سنوری راولپنڈی ۱۰/-
- ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی ۱/-
- ابرار حسین صاحب سکرٹری مال بیگم کوٹ شیخوپورہ ۳/-
- سیکرٹری مال دارالرحمت وسطی ربوہ ۲/-
- نعیم خانم صاحبہ راولپنڈی ۲۰/-

مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) مرکز تثلیث میں!!

مرکز توحید ثابت ہو رہی ہے

محترم چوہدری رحمت علی صاحب مسلم ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودھا سے اپنے خط مورخہ ۶۲-۵-۴ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"اخبار الفضل میں مسجد محمود زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں عید الاضحی کی تقریب کے حالات پڑھ کر خاکسار کی روح بحضور خداوند عزوجل سجدہ ریز ہوئی۔ الحمدللہ والمنة والشکر لہ کہ یہ مسجد مرکز تثلیث میں مرکز توحید ثابت ہو رہی ہے آج سے قریباً دو سال پہلے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لخت جگر حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے مبارک ہاتھوں سے اس خانہ خدا کی بنیاد رکھی گئی تھی تو میرے دل سے بے اختیار یہ صدا نکلی کہ انشاء اللہ بفضلہ تعالیٰ یہ مسجد محمود قلب یورپ میں مرکز اسلام ثابت ہوگی۔"

محترم چوہدری صاحب موصوف جن کے ذمہ دو صد روپے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) واجب الادا تھے۔ اخبار الفضل ۱۴ مئی ۱۹۶۲ء میں سے مضمون "سوئٹزرلینڈ میں عید الاضحیہ کی مبارک تقریب" پڑھ کر کہیں سے قرض لے کر ادا فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرت۔

دیگر مخلصین بھی جنہوں نے وعدے کر کے ابھی تک ادائیگی نہیں کی یا کچھ بقایا ہے۔ یا پھر جنہوں نے مسجد مذکورہ بالا کی تعمیر کے لئے تاحال حصہ نہیں لیا۔ وہ محترم چوہدری رحمت علی صاحب مسلم کے اس نیک نمونہ سے فائدہ اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

تقریب شادی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرے لڑکے برخوردار محمد احمد خان کا نکاح جناب صوفی محمد یعقوب خان صاحب صحابی وموصی حال ساکن گکھڑ منڈی فرحت انور صادقہ کے ساتھ ۶۲-۵-۱۱ کو ڈیڑھ ہزار روپیہ مہر پر عزیزی کے حقیقی ماموں جناب خان صاحب حمید اللہ خان صاحب عربک ٹیچر کامونکی نے پڑھا۔ تقریب رخصتانہ ۱۲ مئی کو ہوئی۔

بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے ہر جہت سے بابرکت بناوے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(خاکسار رحمت اللہ خان ڈبل گیٹ ملتان چھاؤنی)

پتہ درکار ہے

مکرم عبدالرحمٰن صاحب ولد عبدالغنی صاحب قوم مغل سابق ساکن متعال ڈاکخانہ جبکہ ضلع جہلم وصیت نمبر ۱۵۱۹۰ کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو تو مہربانی کر کے دفتر ہذا کو جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

معززین کے بیانات

اینٹی پایوریا سے دانت بچ گئے

جناب محمد حنیف صاحب نائب سوامی سٹریٹ کرشن نگر کا بیان:- میں نے کیور میڈیسن کمپنی کی دوا "اینٹی پایوریا" استعمال کی اس سے میرا علاج دانت درد اور مسوڑھے کا پھولنا بالکل ختم ہو گیا حالانکہ ڈینٹل سپیشلسٹوں کے نزدیک یہ تکلیف لاعلاج تھی اور ہر ایک نے دانت نکلوا دینے کا مشورہ دیا تھا۔

"اینٹی پایوریا" (گوشت خورہ کیلئے) مکمل کورس ۱۱/- روپے

"اینٹی کیریز" (دانتوں کے گھن کے لئے) ۔۔

"ٹوتھ کیور" (دانت درد کیلئے) ۲/۰۰

سولہ روزہ کورس ۴ روپے آزمائش کورس ایک روپیہ خرچ ڈاک سوا روپیہ معائنہ مشورہ لٹریچر مفت

لاہور کیور ہومیو سنٹر ٹائم اینڈ ٹائیڈ کمرشل بلڈنگ دہلی [illegible] ربوہ کیور ہومیو سنٹر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار لائلپور کیور ہومیو سنٹر الفا میڈیکل سٹور کچہری بازار سرگودھا کیور ہومیو سنٹر یاسین میڈیکل ہال کچہری بازار سیالکوٹ کیور ہومیو سنٹر خالد میڈیکل سٹور ریلوے روڈ راولپنڈی کیور ہومیو سنٹر حاجی میڈیسن کمپنی چوک نیا بازار کراچی راجہ حنیف احمد ۲/۲۵ دراقی رحمان سی ایچ سوسائٹی کراچی

چیکردہ کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

زمیندار جماعتیں خاص طور پر توجہ کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل سے زمیندار احباب ایسے ہیں جو تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شروع سے نہایت شاندار اور مخلصانہ حصہ لے رہے ہیں ان کی رقوم فصل پر ادا ہوتی رہی ہیں اسی وجہ سے بعض احباب نے وعدہ کیا ہوا ہے کہ وہ مئی جون میں اطلاع کر دیں گے۔ زمیندار جماعتوں کی اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مئی تک ہر جگہ فصل نکل آتی ہے اور اس وقت احباب چندہ ادا کر سکیں گے ایسی اضلاع سیالکوٹ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ لائلپور سرگودھا گجرات جہلم۔ ملتان۔ بہاولپور منٹگمری۔ لاہور سندھ کے زمیندار احباب کو ان تین ہفتوں کے اندر کوشش کر کے اپنا وعدہ سو فیصدی پورا کرنا چاہیئے۔ کئی زمیندار جماعتیں ہیں جن کی طرف سے ابھی تک باوجود چھ ماہ گزر جانے کے کوئی رقم وصول نہیں ہوئی۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

محترم بیگم صاحبہ مرزا معظم بیگ آف کوئٹہ نے اپنے لڑکے مرزا منیر بیگ کی شادی اور اس کی بیوی کے متعلق بخیریت پہنچ جانے کی خوشی میں کسی مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کر دیا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے فرزند کو دینی دنیوی ترقیات سے نوازے۔ (مینیجر الفضل)

مرض اٹھرا کی حب اٹھرا رجسٹرڈ نصف صدی سے استعمال ہو رہی ہے مکمل کورس پونے چودہ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ مشہور دوا

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

۴۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۱۷۳۲۹

میں محمد اسمٰعیل ولد خیر دین قوم کمہار پیشہ مزدوری عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (۱) مکان واقعہ فیکٹری ایریا رقبہ دس دس مرلہ پلاٹ نمبر ۶ قیمت اندازاً تین ہزار روپیہ (۲) ایک ریڑھہ مع خچر قیمت اندازاً ایک ہزار روپیہ (۳) بھیڑ بکریاں جن کی تعداد کم و بیش ہوتی رہتی ہے مالیتی اندازاً پانچ صد روپیہ۔ اس جائداد کا میں بلا شرکت غیرے واحد مالک ہوں لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو بذریعہ ریڑھہ خچر حاصل ہوتی ہے جو کہ اس وقت اندازاً ایک صد روپیہ ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد۔ محمد اسمٰعیل فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد۔ ٹھیکیدار محمد رمضان فیکٹری ایریا۔ گواہ شد محمد علی خان آف ڈیرہ غازیخان فیکٹری ایریا۔

مسل ۱۷۳۳۰

میں انصار احمد ولد میر نصر اللہ خان قوم میر پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن راج گڑھ سابق شیخ پور ضلع گجرات ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۳-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۸۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد میر انصار احمد مکان نمبر ۷ احاطہ چوہدری محمد اکرم راج گڑھ لاہور۔ گواہ شد غلام محمد خان زعیم انصار اللہ مکان نمبر ۱۲ سٹریٹ نمبر ۱۱ محلہ راج گڑھ۔ چوبرجی لاہور۔ گواہ شد۔ چوہدری غلام احمد ایم اے صدر حلقہ راج گڑھ لاہور۔

مسل ۱۷۳۳۱

میں احمد نواز پنوں ولد چوہدری محمد شریف قوم جٹ پنوں پیشہ پرائیویٹ ٹائپسٹ ضلع کچہری لاہور عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۹ء ساکن مکان نمبر ۴ گلی سنگتر اشاں ڈاکخانہ شاہدرہ حال لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸-۳-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری ماہوار آمد -/۱۵۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں اس وقت میری غیر منقولہ جائداد ایک کمرہ پختہ جس کی قیمت اس وقت -/۲۵۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جس کی زمین -/۲ روپے ماہوار کرایہ پر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہاولپور سے حاصل کر کے کمرہ تعمیر کیا ہے ملبہ کی قیمت صرف -/۲۵۰ روپے ہے اور ملبہ ہی پر میری ملکیت ہے نیز میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ غیر منقولہ جائداد بھی والد صاحب کے نام ہے جب سے گی تو اس کے بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد محمد نواز پنوں بقلم خود۔ گواہ شد۔ ماسٹر عبدالرحمٰن شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور۔ گواہ شد مبارک احمد نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ شاہدرہ۔

مسل ۱۷۳۳۲

میں عابدہ خان بنت این ایم خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال تاریخ بیعت ۱۲-۲-۵۴ ساکن ۵۴ ایمپرس روڈ لاہور ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۲-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت اپنی کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے آج کل مجھے میرے والدین کی طرف سے مبلغ دس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں اور میرے مبلغ -/۲۰ روپے پانچ سالہ تعلیمی سکیم میں جمع ہیں اس کے ۱/۱۰ کی رقم بھی شرط اول کے ساتھ داخل کر رہی ہوں اور آئندہ اپنے جیب خرچ یا جو بھی آمد ہو اس کا ۱/۱۰ حصہ ہمیشہ ادا کرتی رہوں گی اور اس کے علاوہ میری جو جائداد ہو اس کی اطلاع کر دوں گی اور اس کے علاوہ جو جائداد ہو اس کی اطلاع کر دوں گی اور میری وفات کے بعد میری جو جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی الامۃ عابدہ خان ۵۴ ایمپرس روڈ لاہور۔ گواہ شد عبدالمجید خان دارالنصر غربی ربوہ۔ گواہ شد قمر الدین محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ حال ۲۲۲ ڈیوس روڈ لاہور۔

مسل ۱۷۳۳۳

میں عبدالمالک ولد ملک غریب اللہ صاحب قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سابق رہتاس ضلع جہلم حال محمد نگر مکان نمبر ۱۹/۶ اے لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۳-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ماہوار آمد مبلغ یک صد روپیہ پر میرا گزارہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد عبدالمالک ولد غریب اللہ گلی نمبر ۱۹/۶ اے۔ میورروڈ محمد نگر لاہور۔ گواہ شد۔ خواجہ محمد اکرم ولد خواجہ غلام احمد صاحب مرحوم ساکن محمد نگر مکان نمبر ۳ گلی نمبر ۱۹ لاہور۔ گواہ شد ملک فضل کریم خان صدر حلقہ محمد نگر مکان ۱۲-اے گلی نمبر ۱۳۔ لاہور۔

مسل ۱۷۳۳۴

میں فضل کریم ولد غلام حسین ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۵۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن چاہ میراں لاہور ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت یک صد اسی روپے صرف ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد فضل کریم ولد غلام حسین مین بازار چاہ میراں دکان نمبر ۳۱ لاہور ریشمہ گواہ شد۔ فضل الرحمٰن ولد میاں نواب الدین۔ انسپکٹر تحریک جدید ربوہ حال لاہور۔ گواہ شد سلیم اختر ولد میاں مہر الٰہی صاحب سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید سلطان پورہ لاہور

مسل ۱۷۳۳۵

میں مبارکہ بیگم زوجہ حکیم عبدالقدیر صاحب کاکاخانی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سید مٹھا بازار لاہور۔ ڈاک خانہ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۳-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں، زیور کوئی نہیں اور نہ ہی مجھے کوئی ماہوار آمد ہے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میری زندگی میں کوئی آمد ہوگی تو تازیست ۱/۱۰ حصہ اس کا صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ الامۃ مبارکہ بیگم مکان نمبر ۱۱۹۵/۸ سید مٹھا بازار لاہور۔ گواہ شد حکیم عبدالقدیر کاکاخانی خاوند موصیہ سید مٹھا بازار لاہور ۱۰-۳-۶۲ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصیت ربوہ حال بھاٹی گیٹ لاہور۔

مسل ۱۷۳۳۶

میں رشید احمد ولد میاں بدر الدین قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۳-۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میں طالب علم ہوں مگر مجھے بذریعہ ٹیوشن مبلغ پچاس روپے ماہوار آمد ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوا کرے گی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میری وفات کے وقت میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی، العبد رشید احمد ۱۹/۱۴ سکول سٹریٹ سمن آباد لاہور۔ حال مکان نمبر ۱۱/۲۵ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد محمد طفیل پریذیڈنٹ چک ۱۳۸/۹-ایل ڈاک خانہ کبیرہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد طفیل محمد ایم اے مکان نمبر ۱۱/۲۵۔ دارالرحمت شرقی۔ ربوہ۔

مسل ۱۷۳۳۷

میں ارشاد بیگم زوجہ محمد صدیق شاکر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن اندرون بھاٹی گیٹ لاہور کٹڑی حافی عمدان مکان نمبر ۱۲۱/اے صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں (الف) میری اس وقت کوئی آمد نہیں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ (۲) ایک عدد انگوٹھی طلائی وزنی تین ماشہ دو رتی در -/۱۱ روپے معہ بنوائی وغیرہ -/۳۴ (۳) ایک عدد نکلس طلائی وزنی ۲ تولہ ۲ ماشہ ۱۲ مع بنوائی -/۲۶۵ روپے (۴) ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ ایک ماشہ چھ رتی۔ -/۱۶۵ در -/۱۱۵ معہ بنوائی وغیرہ کل میزان ۱۴۶۴ مذکورہ بالا کل جائداد کی قیمت مبلغ ایک ہزار چار سو چونسٹھ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ (ب) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی (ج) اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کی کوئی صورت پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتی رہوں گی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ ارشاد بیگم موصیہ زوجہ محمد صدیق شاکر ساکن حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور۔

گواہ شد:۔ محمد جمیل شاہد۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بھاٹی گیٹ لاہور

گواہ شد:۔ محمد یحییٰ سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ لاہور۔ ۲۲ مارچ ۶۲ء

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق منیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں!

راولپنڈی میں شیخ محمد عبداللہ کا تاریخی استقبال

صدر محمد ایوب خان سے شیخ محمد عبداللہ کی بات چیت شروع ہو گئی

راولپنڈی ۲۵ مئی تحریک آزادیٔ کشمیر کے علمبردار شیخ محمد عبداللہ کل پانچ بجے شام جب پاکستان کے پہلے دورہ پر راولپنڈی پہنچے تو ان کا تاریخی اور فقید المثال استقبال کیا گیا۔ فضائی اڈے سے سرکاری مہمان خانہ تک فضا "شیر کشمیر زندہ باد" "کشمیر میں رائے شماری ہو کر رہے گی" اور "کشمیر پاکستان میں شامل ہو گا" کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی۔ کل رات کے کھانے پر صدر ایوب اور کشمیری راہنما میں بات چیت کا آغاز ہو گیا۔ نئی دہلی سے راولپنڈی روانہ ہوتے وقت شیخ محمد عبداللہ نے کہا تھا کہ میں کامیابی کی امید لے کر پاکستان جا رہا ہوں اور مفاہمت کی صورت میں ایوب نہرو ملاقات بھی ہو سکے گی۔

زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لاکھوں افراد نے کشمیری رہنما کا پُر جوش خیر مقدم کیا جونہی آپ پی آئی اے کے خاص وائیکاؤنٹ کے دروازے پر اپنی مخصوص بھرپور مسکراہٹ کے ساتھ نمودار ہوئے چکلالہ کا ہوائی اڈہ "شیر کشمیر زندہ باد" اور "رائے شماری ہو کر رہے گی" کے نعروں سے گونج اٹھا۔

شیخ عبداللہ سیاہ جناح کیپ اور سفید سلکی شیروانی پہنے ہوئے تھے ان کے استقبال کے سلسلہ میں ہوائی اڈہ پر جو حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے وہ کشمیری رہنما کو ایک نظر قریب سے دیکھنے کے لئے بے تاب ہجوم نے سارے درہم برہم کر دئے۔ شیخ عبداللہ نے ہوائی جہاز کے دروازے میں کھڑے ہو کر استقبال کرنے والوں کا ہاتھ ہلا ہلا کر شکریہ ادا کیا۔

معزز مہمان کو اس قدر ہار پہنائے گئے کہ ان کا چہرہ تک نظر نہ آتا تھا۔ استقبالیہ رسوم ہونے کے بعد شیخ عبداللہ "کشمیر پاکستان میں شامل ہو گا" "شیر کشمیر زندہ باد" اور "ہم رائے شماری چاہتے ہیں" کے مسلسل نعروں کے درمیان ہوائی اڈہ سے باہر نکلے۔ جونہی کشمیری رہنما صدر کی سیاہ رنگ کی کیڈلک میں وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کے ہمراہ بیٹھے ان پر پھولوں کی پتیاں برسائی گئیں۔ اس کے بعد جلوس شروع ہوا۔ راولپنڈی کی تاریخ میں اس سے پہلے اتنا لمبا جلوس کبھی نہیں نکلا۔ دوسری کار میں مرزا افضل بیگ اور تیسری کار میں مولانا مسعودی، راجہ حسن اختر اور حفیظ جالندھری سوار تھے۔

جب جلوس ہوائی اڈہ سے تین میل دور پہنچا تو شیخ عبداللہ صدر کی کیڈلک سے اتر کر ایک کھلی جیپ میں مسٹر بھٹو کے ہمراہ سوار ہو گئے۔ ہوائی اڈہ سے سرکاری مہمان خانہ تک دس میل کا راستہ بڑے سلیقہ سے سجایا گیا تھا۔ سارے راستہ میں دو رویہ لوگوں کا بے پناہ ہجوم تھا۔ بہت سے مقامات پر استقبالی محرابیں لگی ہوئی تھیں ان پر کشمیری رہنما کے استقبال میں اور رائے شماری کے حق میں نعرے لکھے ہوئے تھے۔

راجہ بازار اور مری روڈ میں تو ہجوم کا کوئی اندازہ نہ تھا بس ہر طرف سر ہی سر نظر آتے تھے۔ راولپنڈی میں کسی بھی مہمان کا آج تک اتنا شاندار استقبال نہیں کیا گیا۔

میں پاکستان میں امن کے مشن پر آیا ہوں

شیخ عبداللہ کی پریس کانفرنس

راولپنڈی ۲۵ مئی۔ شیخ محمد عبداللہ نے کل شام یہاں ایک غیر متوقع پریس کانفرنس میں کہا کہ مسئلہ کشمیر کے حل کا انحصار پاکستان اور بھارت کے دوستانہ تعلقات پر ہے۔ انہوں نے پاکستان میں اپنی آمد کو "امن کا مشن" قرار دیا انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران وہ صدر ایوب اور ان کے رفقاء سے پاکستان اور بھارت کے مابین بہتر تعلقات استوار کرنے کے سوال پر تبادلہ خیالات کریں گے۔ اور اس سلسلے میں تدابیر دریافت کرنے کی کوشش کریں گے انہوں نے بتایا کہ پاکستانی رہنماؤں سے ان کے مذاکرات کی نوعیت ابتدائی ہو گی۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستانہ تعلقات کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے شیخ عبداللہ نے کہا کہ انہیں پورا یقین ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان دوستانہ صرف ان ممالک کے عوام کے لئے بلکہ پورے براعظم کے لوگوں کے لئے امن کی ضامن ہے شیخ صاحب نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ بھارتی لیڈروں کے ساتھ بھی انہوں نے انہی امکانات پر غور کیا ہے۔ شیر کشمیر نے توقع ظاہر کی کہ مسئلہ کشمیر کا حل تلاش کر لیا جائے گا۔

پاکستان شیخ عبداللہ کی ہر تجویز پر فراخ دلی سے غور کرے گا

(ذوالفقار علی بھٹو)

راولپنڈی ۲۵ مئی وزیر خارجہ ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان شیخ عبداللہ کی ہر تجویز پر کھلے دل سے اور ہمدردانہ غور کرے گا۔ آپ نے توقع ظاہر کی بات چیت نتیجہ خیز رہے گی۔ آپ حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر پاکستانی مؤقف پیش کرنے کے بعد راولپنڈی پہنچ کر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان کشمیر کے سترہ برس پرانے جھگڑے کو جلد از جلد ختم کرانے کے لئے اپنی کوششیں جاری رکھے گا۔ اس وقت اسے طے کرنے کے لئے بات چیت کا مرکز پاک و ہند بن چکے ہیں اس لئے ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ شیخ عبداللہ کی کوششوں کا کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

مصر کے لئے دس کروڑ پونڈ روسی قرضہ

قاہرہ ۲۵ مئی۔ سرکاری جریدہ "الاہرام" نے کل یہاں انکشاف کیا ہے کہ روس متحدہ عرب جمہوریہ کو دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے لئے دس کروڑ مصری پاؤنڈ (آٹھ کروڑ چھیاسی لاکھ پونڈ سٹرلنگ) قرضہ دے گا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں یوم خلافت پر انعامی تقریری مقابلہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول سٹوڈنٹس یونین کے زیر اہتمام ۲۷ مئی ۶۴ء کو یوم خلافت کے موقعہ پر سکول میں ایک انعامی تقریری مقابلہ ہو گا جس میں ربوہ کے تعلیمی اداروں کے طلبہ اور بیس سال کی عمر تک کے دوسرے اولڈ بوائز کو شرکت کی دعوت ہے ہر مقرر مندرجہ ذیل عناوین میں سے کسی ایک موضوع پر پانچ سے سات منٹ تک تقریر کر سکے گا۔ (۱) خلافت راشدہ میں اسلام کی عظیم الشان ترقیات (۲) جماعت احمدیہ میں نظام خلافت کی اہمیت (۳) خلافت کی برکات (۴) جماعت احمدیہ میں اختلاف کا پس منظر (۵) خلافت احمدیہ کے استحکام میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا حصہ۔ (۶) خلافت اور ہماری ذمہ داریاں۔

حصہ لینے کے خواہش مند طلباء اور اولڈ بوائز۔ سٹوڈنٹس یونین کو جلد از جلد اپنے اسماء گرامی سے مطلع کر دیں۔

(انچارج سٹوڈنٹس یونین)

ایک ضروری اعلان

جماعت کے علم دوست طبقہ کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ نظارت اصلاح و ارشاد نے تحت اور عرصہ میں مندرجہ ذیل تصانیف تیار کر وا کر شائع کی ہیں چونکہ نظارت کا مقصد نفع کمانا نہیں بلکہ اشاعت دین ہے اس لئے یہ کتب اصل لاگت پر فروخت کی جا رہی ہیں۔

نمبر	نام کتاب	صفحات	قیمت
۱	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۴۵۶ صفحات	۲-۲۵ روپے
۲	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء	۴۰۰ "	۳-۵۰ "
۳	ملک جعفر خان صاحب کی کتاب "احمدیہ تحریک" پر تبصرہ	۴۴۰ "	۲-۷۵ "
۴	امام مہدی کا ظہور	۲۳۲ "	۲-۰۰ "
۵	پیشگوئی درباره مرزا احمد بیگ اور اس کے تعلقات کی وضاحت	۱۹۶ "	۱-۰۰ "
۶	مولوی محمد ابراہیم کمیرپوری کے وساوس کا ازالہ	۱۹۶ "	۱-۰۰ "
۷	القول المبین فی تفسیر خاتم النبیین	۱۲۰ "	۰-۷۵ "
۸	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب	۶۴ "	۰-۲۵ "

آٹھ کتابوں کے پورے سیٹ کی قیمت صرف -/۱۰ روپے ہو گی۔

(مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد)

حفاظ جماعت احمدیہ توجہ فرماویں

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۱۰۲ / ۶۴-۴-۲۹ غ-م۔ کی تعمیل میں نظارت اصلاح و ارشاد نے حافظ کلاسز کے لئے دو مرتبہ الفضل میں اعلان کیا تھا۔ بیس جماعتوں نے حافظ کلاسز کے اجراء کے لئے درخواستیں بھجوائی ہیں۔ نظارت ہذا نے ان درخواستوں میں سے دس کا انتخاب کر کے نظارت علیا میں بجٹ کے لئے رپورٹ بھجوا دی ہے اور ان شاء اللہ جلد منظوری کی صورت ہو جائے گی۔ جو حافظ صاحبان حافظ کلاسز میں صدر انجمن احمدیہ کی ہدایات کے ماتحت کام کرنا چاہتے ہیں وہ نظارت ہذا میں درخواست بھجوائیں اور واضح کریں کہ کم از کم وہ کتنی تنخواہ پر کام کریں گے۔ حسب فیصلہ نصف تنخواہ کی ذمہ داری صدر انجمن پر ہو گی۔ اور نصف مقامی جماعت پر۔ یکم جولائی تک درخواستیں مع تصدیق امراء و صدر صاحبان نظارت ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کیلئے درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ بیگم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ریڑھ کی ہڈی ہل جانے کی وجہ سے بیمار ہیں اور میو ہسپتال میں علاج کے لئے داخل ہیں۔ جس کی وجہ سے ٹانگ میں درد کی بہت تکلیف ہے۔

صحابہ کرام۔ درویشان قادیان اور تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ کامل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(طیبہ صدیقہ بیگم مسعود احمد خان)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کریں

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲